وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں ... اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
کُن کی زبان
تصنیف: ملک التحریر، مناظرِ اسلام، رئیس الفتاواہ
مفتی حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی (بہاولپور)
مکتبہ اویسیہ رضویہ (سیرانی روڈ) بہاولپور پاکستان
منجانب: محمد شاہ بخاری ٹرسٹ کھارادر کراچی فون ۲۰۲۳۳ / ۲۰۴۵۵
طباعت: داتا پرنٹرز ملتان

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں ۔ اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

کُن کی زباں

تصنیف: ملک التحریر، مناظر اسلام، رئیس الفتاویٰ

مفتی حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی (بہاولپور)

مکتبہ اویسیہ رضویہ (سیرانی روڈ) بہاولپور پاکستان

منجانب: محمد شاہ بخاری ٹرسٹ کھارادر کراچی فون ۲۰۲۳۳۲/۲۰۲۵۷۵

نام کتاب : کن کی زبان

مصنف : علامہ مفتی فیض احمد اویسی

باہتمام : محمد شاہ بخاری ٹرسٹ

اشاعت اول : ذیقعد ۱۴۱۹ھ / مارچ ۱۹۹۹ء

کمپوزنگ : اسٹائلش کمپوزنگ، فون : 2638105

قیمت : روپے

ملنے کا پتہ

۱۔ مکتبہ المدینہ، شہید مسجد، کھارادر کراچی۔

۲۔ ضیاء الدین پبلشرز، شہید مسجد، کھارادر کراچی۔

۳۔ مکتبہ رضویہ گاڑی احاطہ، آرام باغ، کراچی۔

۴۔ مکتبہ غوثیہ، سبزی منڈی نمبر ۱، کراچی۔

۵۔ مکتبہ البصریٰ، چھوٹی گئی حیدر آباد، کراچی۔

۶۔ مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، ہوم اسٹیڈیم روڈ، حیدر آباد، سندھ۔

۷۔ مکتبہ اویسیہ رضویہ، سیرانی روڈ، بہاولپور۔

۸۔ قادری کتب خانہ، ۹۰ سیٹھی پلازہ چوک علامہ اقبال سیالکوٹ۔

۹۔ مکتبہ ضیائیہ بوہر بازار، راولپنڈی۔

فہرست و مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمد ونصلی و نسلم علیٰ رسول الکریم الامین وعلیٰ آلہ الطیبین الطاھرین وعلی اولیاء امتہ و علماء ملتہ اجمعین۔

امابعد! فقیر نے کن کی کنجی رسالہ میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کن کی کنجی کا ثبوت پیش کیا اس رسالہ میں اولیاء اللہ کے لئے اثبات ہے۔ اس کا نام رکھا ''کن کی زبان''

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

مقدمہ۔ نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ولی اللہ کن کی زبان ہیں اس کے اکثر دلائل ''کن کی کنجی اللہ کا نبی'' رسالہ میں آگئے ہیں یہاں اس رسالہ کے مطابق عرض ہے کہ ''ولی اللہ کن کی زبان'' اس لئے ہے کہ حدیث قدسی بخاری مسلم و مشکوۃ میں ہے کہ ولسانہ الذی تیکلم بہ۔ یعنی ''بندہ مقرب کی زبان پر حق بولتا ہے اور لسان حق'' سراسر کن ہی کن ہے۔ اسی لئے ماننا پڑے گا کہ زبان اس کی (ولی اللہ کی فرمان اس (اللہ تعالیٰ) کا اسی لئے یہ عقیدہ عین اسلام ہے جو اسے شرک یا کفر کہتا ہے وہ پاگل ہے بلکہ پاگلوں کا باپ ہے۔ یہ قاعدہ سمجھنے کے بعد اب امام احمد رضا مجدد دوراں قدس سرہ کا شعر پڑھئے۔

احد سے احمد اور احمد سے تجھکو
کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث

خلاصہ۔ اللہ تعالیٰ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کو اے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کن کے اختیارات حاصل ہیں اب اس حاصل کردہ اختیار سے ہر طرح کے تصرف فرماتے ہیں۔

شرح۔ اہلسنت کے نزدیک تصرفات انبیاء و اولیاء حق ہیں کیونکہ یہ بھی معجزات و کرامات ہیں اور یہ بھی کن کا ایک مقام ہے اور وہ مقام حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے اس سے آگے سب سے بڑا مرتبہ غوثیت ہے جس نے حضور سیدنا حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب غوث (فریاد کو پہنچنے والا) تسلیم کر لیا تو یہ ماننا پڑے گا کہ وہ ہر فریاد کرنے والے سے واقف ہیں اور ہر ایک کا علم ہے خواہ وہ دنیا کے کسی علاقہ و خطہ میں ہو اور اس بات کا اقرار بھی کرنا پڑے گا کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ خواہ فریاد کرنے والے ہزار ہوں تو ہزاروں کی فریاد کو پہنچتے ہیں اور

ایک وقت میں متعدد مقامات پر جلوہ گر ہو سکتے ہیں۔ جب وہ ہزاروں فریاد کرنے والوں کی فریاد کو پہنچتے ہیں تو سب کی حاجتیں جدا جدا ایک دوسرے سے مختلف ہیں تو مختلف لوگوں کی مختلف حاجتوں کو پورا فرمانا (کن مکن) کا اختیار نہیں تو اور کیا ہے یا تو سرے سے آپ کے غوث (فریاد کو پہنچنے والے) ہی کا انکار کرتے ہیں لیکن اس اقرار کے بعد کہیں جائے قرار نہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ فریاد کو پہنچنے والے تو ہوں لیکن پہنچ کر کسی کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکتے ہوں تو پھر پہنچنا ہی بیکار۔ جب پہنچ کی طاقت حاصل ہے تو پھر یہ ماننا پڑے گا۔

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو
کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث

کن ؤکان غوث اعظم کی زبان۔

بانی وہابیت مولوی اسماعیل فی النند دہلوی مصنف تقویۃ الایمان اپنی ''صراط مستقیم'' کے ص ۶۴ و ص ۱۵۱ پر مولوی مناظر احسن گیلانی صدر دیوبند مولوی حسین احمد مدنی کانگریسی کی مصدقہ اور جناب قاری طیب کی تصحیح کردہ سوانح قاسمی ص ۸۰ جلد (۱) پر مولوی عاشق الٰہی میرٹھی تذکرۃ الرشید کے ص ۵ ۴ و ص ۱۰۶ اور ۱۰۷ پر غوث اعظم و غوث پاک، غوث الثقلین کہہ کر آپ کو فریاد کو پہنچنے والا تسلیم کر رہے ہیں تو ان کے پیروکاروں (وہابیوں، دیوبندیوں) کو انکار کیوں۔

فائدہ۔ غوث الثقلین کا معنی ہے انس و جن کی فریاد کو پہنچنے والا۔ الحمد للہ حضور سرور عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاڈلے ولی سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ صحیح معنی میں انسانوں اور جنات کے ہزاروں کی فریادرسی فرمائی اور اب بھی فرما رہے ہیں۔

عہدہ کن والے اولیائے کرام

اصحاب تصوف کی اصطلاح میں اولیاءاللہ میں ایک مرتبہ اصحاب التکوین کا ہے جو چیز جس وقت چاہتے ہیں موجود ہو جاتی ہے جسے کن کہا وہی ہو گیا۔

فائدہ۔ یہ اصطلاحات صوفیہ بھی حق ہیں ان عہدوں کے اسما اور ان کے ذمہ امور کی تفصیل کے لئے (جامع کرامات اولیا نبہانی و روض الریاحین للیافعی، جمال الاولیاء للتھانوی

---

(۱) اس کی مزید تحقیق فقیر کے رسالہ ''غوث اعظم خدایا غوث الوریٰ'' میں پڑھیں (اویسی غفرلہ)

اشرفعلی دیوبندی دیکھیئے اور ''التبین فی اولیاء التکوین''۔ فقیر کی تصنیف پڑھیئے۔ وہ اصطلاحات صحیح روایات سے ثابت ہیں مثلاً صوفیہ کرام کی ایک اصطلاح ابدال (اولیاء) ہے اور وہ صحیح روایات میں مصرح ہے۔

حدیث ابدال (اولیاء)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ الا ابدال فی امتی ثلثون بھم تقوم الارض و بھم مطرون و بھم تنصرون ۔ ابدال میری امت میں تیس ہیں۔ انہیں سے زمین قائم ہے۔ انہیں کے سبب تم پر مینہ اترتا ہے۔ انہیں کے باعث تمہیں مدد ملتی ہے

(الطبرانی فی الکبیر عن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح)

فائدہ۔ ان اصطلاحات کے اصولی طور پر دیوبندی فرقہ قائل ہے صرف ضد اور ہٹ دھرمی سے بعض اوقات انکار بھی کر جاتے ہیں۔ غیر مقلدین تو کھلم کھلا تمام اصطلاحات کا انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ اصطلاحات احادیث کی تصریحات اور بعض کنایات واشارات سے ثابت ہیں۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ یہ لوگ صرف نام کے اہلحدیث ہیں ورنہ درحقیقت یہ بھی منکرین حدیث ہیں اس لئے کہ ابدال تو صحیح روایات و مستند احادیث سے ثابت ہیں اسپر علمائے اہلسنت کی تصانیف موجود ہیں لیکن یہ لوگ منکر ہیں اس معنی پر منکرین حدیث نہ ہوئے تو کیا ہوئے۔

کن مکن حاصل

قطع نظر کن والی اصطلاح کے علمائے اہلسنت کی تصریحات بھی ان کی تصانیف میں موجود ہیں یہاں صرف حضرت شیخ محقق علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ کے حوالہ جات ''زبدۃ الآثار'' تلخیص بہجتہ الاسرار ملاحظہ ہوں۔

(۱) شیخ اعزاز یحییٰ نے ☐ گوئی کی تھی ۸ ے ۴ ھ میں ایک نوجوان جس کا نام سید عبدالقادر ہوگا۔ ظاہر ہوگا۔ اس کی ہیبت سے ہی مقامات ولایت ظاہر ہوں گے اور اس کی جلالت سے کرامات ظاہر ہوں گی۔ وہ ہر حال پر چھا جائیں گے اور محبت خداوندی کی بلندیوں پر پہنچ جائیں گے۔ تمام عالم امکان ان کے حوالے کر دیا جائے گا۔

(۲) شیخ منصور بطائحی کی مجالس میں جناب غوث الاعظم کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ سیدنا عبدالقادر کو بہت بلند مقام مل جائے گا۔ دنیا کے تمام عارفین ان کے ماتحت ہوں گے اور ان کا اس حالت میں وصال ہوگا کہ ان سے بڑھ کر خدا اور

رسول کی نظروں میں زمین پر محبوب ترین انسان دوسرا نہیں ہو گا۔

(۳) شیخ حماد دباس رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چلا تو آپ نے فرمایا۔ ''اگرچہ (سیدنا) عبدالقادر ابھی نوجوان ہیں مگر میں ان کے سر پر دو جھنڈے لگے دیکھ رہا ہوں۔ یہ جھنڈے ولایت کے ان جھنڈوں کی فرمانروائی تحت الثریٰ سے لے کر ملکوت اعلاء تک ہے۔

(۴) ابو سعید قیلوی سے قطب وقت کے اوصاف دریافت کیے گئے تو آپ نے فرمایا کہ قطب تمام امور وقت کو اپنے قبضہ میں رکھتا ہے اور کون و مکان کے تمام امور کا اختیار اسے دے دیا جاتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا پھر ایسا قطب وقت آپ کی نظروں میں کون ہے؟ آپ نے فرمایا شیخ سید عبدالقادر جیلی ہی ایسی شخصیت ہیں۔''

(۵) شیخ عقیل منجی رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے جناب شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ بیان کیا گیا کہ ایک نوجوان ولی اللہ بغداد میں ظاہر ہوا ہے تو آپ نے فرمایا اس کا حکم آسمانوں پر بھی چلتا ہے وہ بڑا رفیع الشان نوجوان ہے۔ ملکوت میں اسے سفید باز کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔''

(زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار ص ۳۸۔۳۹)

(۶) شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ اپنے چچا ابو النجیب سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ (۵۶۰ھ) جناب غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کو آیا۔ میرے چچا نے آپ کا نہایت ہی ادب کیا۔ آپ کے سامنے دو زانو ہو کر نفس گم کو دہ بیٹھے رہے۔ جب میں مدرسہ نظامیہ میں گیا تو اپنے چچا سے پوچھا کہ آپ اس قدر مؤدب کیوں ہو گئے تھے؟ آپ نے فرمایا۔ ''میں ادب کیوں نہ کرتا اللہ تعالیٰ نے انہیں اختیارات وجود و ملکوت میں بھی عطا فرمائے ہیں۔ میں اس کا ادب کیوں نہ کروں جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں ادب کرنے کا حکم دیا ہے۔''

(زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار ص ۳۶ تا ۴۱)

کن کے مطابق اظہار کرامات

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ زبان ولی اللہ باذن اللہ کن کی کنجی ہے اسی مطابق چند کرامات ملاحظہ ہوں۔

ملاحظہ ہوں۔

شیخ قدوہ ابوالحسن علی قرشیؒ نے روایت کی ہے کہ ۵۲۹ھ میں شیخ علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ اور میں حضرت شیخ محی الدین جیلانیؒ کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ ایک تاجر ابو غالب فضل اللہ بن اسمٰعیل بغدادی آپ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا۔ "حضرت آپ کے نانا جناب رسالتمآب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص دعوت پر بلائے تو اسے رد نہیں کرنا چاہیے۔ چنانچہ میں بھی آپ کی اپنے غریب خانہ پر کھانے کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ "اگر مجھے اجازت ملی تو میں آؤنگا"

چنانچہ آپ مراقبے میں گئے اور دیر تک مراقبے میں رہنے کے بعد فرمانے لگے۔ "میں ضرور آؤں گا" آپ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے شیخ علی نے رکاب تھامی ہوئی تھی۔ میں بھی بائیں رکاب کو پکڑے ہوئے جا رہا تھا۔ ہم اس تاجر کے گھر پہنچے۔ اس کے گھر بغداد کے بڑے بڑے مشائخ بھی آئے ہوئے تھے۔ علمائے کرام اور اعیان مملکت بھی موجود تھے۔ چنانچہ آپ کے سامنے دستر خوان بچھا دیا گیا۔ جس پر رنگا رنگ کھانے چنے ہوئے تھے۔ ایک بہت بڑا ٹرنک دستر خوان کے ایک کونہ میں سر بمہر رکھ دیا گیا تھا۔ ابو الغالب (میزبان) نے کہا۔ "اجازت ہے" حضرت شیخ سر جھکائے بیٹھے رہے۔ نہ خود کھایا نہ اہل مجلس کو اجازت دی۔ تمام اہل مجلس خاموش بیٹھے رہے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ آپ نے میری طرف اشارہ کیا اور علی ہیتی کو بھی کہا کہ ہم دونوں جا کر وہ بڑا سا ٹرنک اٹھا لائیں اگرچہ وہ ٹرنک بڑا بھاری تھا لیکن ہم اٹھا لائے اور شیخ کے آگے رکھ کر اس کا ڈھکنا کھولا۔ اس ٹرنک میں ابو الغالب (میزبان) کا بیٹا تھا جو مادر زاد اندھا، مفلوج اور مجذوم تھا۔ حضرت شیخ نے اسے کہا۔ "اللہ کے حکم سے اٹھو"

وہ لڑکا آنکھوں سے ایسے دیکھنے لگا جیسے وہ بینا ہو اور اس میں کوئی بیماری نظر نہیں آتی تھی۔ حاضرین مجلس میں ایک وجد آفریں شور برپا ہوا۔ آپ اسی شور میں باہر آگئے اور کچھ نہ کھایا۔ میں شیخ ابو سعید قیلویؒ کے پاس آیا اور اسے یہ واقعہ سنایا انہوں نے سن کر فرمایا۔ "شیخ عبد القادرؒ اللہ کے حکم سے اندھوں کو بینا، کوڑھی کو تندرست اور مردہ کو زندہ کر سکتے ہیں۔

(زبدۃ الآثار۔ تلخیص بہجۃ الاسرار)

چیل زندہ ہو گئی۔ امام دمیریؒ نے مادہ ق میں نقل کیا ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانیؒ ایک

دن وعظ فرمارہے تھے۔ ہوا تند و تیز تھی اس طرف سے ایک چیل چکر لگا کر شور کرتی ہوئی آئی جس کی وجہ سے سامعین کو وعظ سننے میں تشویش ہونے لگی۔

شیخ قدس سرہ نے ہوا سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اس چیل کا سر پکڑ لے۔ جب وہ چیل اسی وقت نیچے آپڑی کہ وہ خود ایک طرف پڑی ہوئی تھی اور اس کا سر تن سے جدا ہو کر دوسری طرف پڑا ہوا تھا۔ یہ ماجرہ دیکھ کر شیخ قدس سرہ، وعظ کی کرسی سے اتر پڑے اور چیل کو ایک ہاتھ میں لیا اور اپنا دوسرا ہاتھ اس پر پھیرتے ہوئے فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم ط۔ وہ چیل زندہ ہو کر اڑ گئی اور سب حاضرین مجلس یہ ماجرہ دیکھ رہے تھے۔ دمیری فرماتے ہیں کہ ہم تک اسناد صحیح سے یہ بات پہنچی ہے۔ (کرامات غوث اعظم)

مردوں کو زندہ کرنا۔

وہ کہہ کر قم باذن اللہ جلا دیتے ہیں مردوں کو
بہت مشہور ہے احیائے موتی غوث اعظم کا

اسرار السالکین میں ہے کہ ایک دن آپ بازار تشریف لے جارہے تھے۔ دیکھا کہ ایک نصرانی اور ایک مسلمان میں مباحثہ و مجادلہ ہو رہا ہے۔ نصرانی بہت سے دلائل سے اپنے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فضیلت ثابت کر رہا تھا اور مسلمان اپنے پیغمبر نبی آخر الزمان علیہ الصلوۃ کی فضیلت میں بہت سے دلائل پیش کر رہا تھا۔ آخر میں نصرانی نے کہا کہ میرے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام قم باذن اللہ کہہ کر مردے زندہ کر دیتے تھے۔ تم بتاؤ کہ تمہارے پیغمبر نے کتنے مردے زندہ کئے ہیں۔ یہ سن کر مسلمان نے سکوت اختیار کیا۔ یہ سکوت سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہایت ناگوار نا معلوم ہوا اور نصرانی سے ارشاد فرمایا کہ میرے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادنیٰ معجزہ یہ ہے کہ ان کے ادنیٰ خادم مردوں کو جلا سکتے ہیں۔ تو جس مردہ کو کہے اسے میں ابھی زندہ کردوں۔

یہ سن کر نصرانی آپ کو ایک بہت ہی پرانے قبرستان میں لے گیا اور ایک بہت ہی پرانی قبر کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ آپ اس مردہ کو زندہ کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ قبر ایک قوال کی ہے اور تیرے پیغمبر قم باذن اللہ کہہ کر مردوں کو جلاتے تھے (یعنی اٹھ اللہ کے حکم سے) مگر میں کہتا ہوں قم باذنی (یعنی اٹھ میرے حکم سے) صرف اتنا کہنا تھا کہ قبر شق ہوئی اور صاحب قبر جو قوال تھا

اپنے سازو سامان کے ساتھ قبر سے گاتا، گاتا باہر آگیا اور کلمہ شہادت زبان سے ادا کیا۔ یہ دیکھ کر نصرانی بصدق دل ایمان لایا اور آپ کے خدام ذوی الاحتشام میں داخل ہو گیا۔ (مسالک السالکین ج ا و تفریح الخاطر)

(تذکرہ مشائخ قادریہ)

دوسرے رنگ میں اولیاء اللہ نہ صرف کن کی زبان ہیں بلکہ تسخیر کائنات بھی رکھتے ہیں قرآن و احادیث کے دلائل تو ہم نے تصرفات اولیاء میں عرض کر دیئے ہیں یہاں دو حوالے حاضر ہیں۔

(۱) امام اجل سیدی نور الدین، ابو الحسن علی شطنوفی قدس سرہ الرئوفی (جنہیں امام جلیل عارف باللہ سیدی عبد اللہ بن اسعد مکی یافعی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مراۃ الجنان میں الشیخ الامام الفقیہ العالم المقراوی سے وصف کیا۔ کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف میں بسند خود روایت ہیں۔

"اخبرنا ابومحمد عبدالسلام بن ابی عبداللہ محمد بن عبد عبدالسلام بن ابراھیم بن عبدالسلام البصری الاصل البغدادی المولد والد اربالقاھرہ سنتہ احدی وسبعین وست مائتہ قال اخبرنا الشیخ ابوالحسن علی ابن سلیمن البغدادی ان نحباء بغداد سنتہ ثلث وثلثین و ستمائتہ قال اخبرنا الشیجان الشیخ ابوالقاسم عمر بن مسعودن البزارو الشیخ ابوالحفص عمر الکیمیانی بغداد سنتہ احدی وتسعین و خمس مائتہ قالا کان شیخنا الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمشی فی الھواء علی رئوس الاشھاد فی مجلسہ ویقول ماتطع الشمس حتی تسلیم علی وتجئی السنتہ الیٰ و تسلم علی وتخبرنی بما یجری فیھا ویحیی الشھر ویسلم علی ویخبرنی وبما یجری فیہ. ویجئی الیوم ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ وعرۃ ربی ان السعداء والاشقیاء علی عینی فی اللوح المحفوظ انا غائص فی بحار علم اللہ و مشاھدتہٖ ناحجتہ اللہ علیکم جمیعکم انا نائب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و وارثہ فی الارض."

امام اجل حضرت ابو القاسم عمر بن مسعود بزاز و حضرت ابو حفص عمر کیمیانی رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ہمارے شیخ حضور سیدنا عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مجلس میں بر ملا زمین سے بلند

کرہ ہوا پر مشی فرماتے اور ارشاد فرماتے آفتاب طلوع نہیں کرتا یہاں تک کہ مجھ پر سلام کرے۔ نیا مہینہ نیا سال جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو اس میں ہونے والا ہے۔ نیا ہفتہ جب آتا جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے۔ نیا دن جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے۔ نیا دن جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے۔ مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم تمام سعید اور شقی مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں۔ میری آنکھ لوح محفوظ پر گئی ہے یعنی لوح محفوظ میرے پیش نظر ہے۔ میں اللہ عزوجل کے علم و مشاہدہ کے دریاؤں میں غوطہ زن ہوں۔ میں تم سب پر حجت الٰہی ہوں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب ہوں اور زمین میں حضور کا وارث ہوں۔

(۲) شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ زبدہ الاثار ص ۸۱۔ ۸۲ پر لکھتے ہیں کہ شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بزاز اور شیخ ابو حفص عمر کیمیانی رحمہم اللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی بادلوں میں سیر کر رہے تھے اور آپ تمام اہل مجلس کے سروں پر تھے تو آپ نے فرمایا جب تک مجھے آفتاب سلام نہ کرے طلوع نہیں ہوتا۔ ہر سال اپنے آغاز سے پہلے میرے پاس آتا ہے اور مجھے اہم واقعات سے آگاہ کرتا ہے اسی طرح ماہ و ہفتہ میرے پاس آکر سلام کہتے ہیں اور اپنے دوران جو چیزیں رونما ہونیوالی ہوتی ہیں۔ مجھے آگاہ کرتے ہیں۔

(فائدہ) کن کی کنجی اولیائے تکوین کی اصطلاح سے سمجھئے۔

یہ فقیر کے ایک رسالہ کا نام ہے دلائل سے ثابت ہے کہ **○ التبیین فی اصحاب التکوین** اللہ تعالیٰ کے بندوں میں بعض اولیاء تکوینی کہلاتے ہیں ان کے وجود کا ثبوت احادیث ابدال میں ہے فقیر نے ابدال کے متعلق دو رسالے لکھے ہیں۔ (۱) جامع الکمال فی احوال الابدال (۲) ظہور الکمال فی وجود الابدال (عربی) صحیح حدیث میں ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" ماخلت الارض من سبعتہ یدفع اللہ بھم عن اھل الارض"

(رواہ عبدالرزاق فی مسندہ) زمین پر ہمیشہ سات افراد ایسے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے اللہ اہل ارض کی حفاظت فرماتا ہے۔

حوالہ جات اصحاب تکوین

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں حضرت امیر و ذریۂ طاہرہ اور تمام امت برمثال پیران و مرشداں مے پرستند و امور تکوینیہ رابایشاں وابستہ می دانند۔

ترجمہ۔ حضرت امیر المومنین علی اور آپ کی اہلبیت پاک رضی اللہ عنہم کو تمام امت مرشدوں کی طرح مانتی ہے۔ اور امور تکوینیہ کو ان کے ساتھ وابستہ جانتی ہے۔ (تحفہ اثنا عشریہ ص ۳۲۶ مطبوعہ کلکتہ ۱۳۴۳ھ)

(۲) امام محمد بن عبدالرحمٰن نے فرمایا اللہ عزوجل کا ہر نام اپنے معنی کے مناسب نہایت تصرف کرنے والا ہے اور اللہ کے کچھ بندے ہیں کہ جب اسماء الٰہیہ کے ساتھ متحقق ہوتے ہیں اشیاء ان کے لئے تکون پاتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نوح و عیسیٰ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وعلیہما وسلم سے خبر دی جس کا ذکر قرآن و حدیث میں ہے اور یہ رسولوں کے پیروں میں اس قدر کثرت سے جاری ہے کہ گنا نہ جائے۔ اسی میں امام ابو العباس احمد اقلیتی کی تفسیر ہے۔

"قال وھیب بن الورد من الابدال لو قال بسم اللہ صادقا علی جبل نرالی والی ھذا اشارہ بعض اھل الاشارات قولہ بسم اللہ منك بمنزلتہ کن منہ۔"

(۱) وہیب بن وردہ قدس سرہ کہ ابدال سے تھے فرماتے تھے کہ اگر صدق والا پہاڑ پر بسم اللہ کہے تو پہاڑ ٹل جائے گا۔ اور اسی طرح بعض اولیائے کرام نے اپنے اس قول میں اشارہ فرمایا کہ عارف کا بسم اللہ کہنا خالق کے کن فرمانے کی جگہ ہے۔ اسی میں ہے۔ وعد الحاتمی من الکرامات اسماء التکوین اما بمعرفتہ الاسماء واما بمجرد الصدق لان بسم اللہ منذ حینئذ بمنزلتہ کن منہ کذا اراشار الیہ بعض العارفین من اھل التکوین وھو صحیح. امام محی الملت والدین حاتمی نے کرامات سے اشیاء موجود کر دینے کے ناموں کو شمار کیا۔ خواہ یوں کہ وہ معلوم ہو جس سے شے موجود ہو جاتی ہے یا اور معدوم شے موجود ہو گئی یا مجرد اپنے صدق سے کہ صادق کا بسم اللہ کہنا خالق کے کن فرمانے کی جگہ ہے۔ بعض اولیاء نے کہ خود اصحاب تکوین میں سے تھے اس کی طرف اشارہ فرمایا اور یہ صحیح ہے۔

اصحاب التکوین کی کرامات

سیدنا معروف کرخی رضی اللہ عنہ سیدنا موسیٰ کاظم رضا رضی اللہ عنہ کی نظر عنایت سے دولت اسلام سے نوازے

گئے آپ کا مزار بغداد علاقہ کرخ میں ہے۔ فقیر بارہا مزار مبارک پر حاضر ہوا۔ خوب روحانی سرور نصیب ہوتا ہے۔ آپ اصحاب التکوین بھی شمار ہوتے تھے آپ کی صرف ایک کرامت ملاحظہ ہو۔

ایک مرتبہ ایک ڈاکو گرفتار ہوا۔ حاکم نے حکم دیا کہ اس ڈاکو کو سولی دے دی جائے۔ حکم پاتے ہی اس کو سولی پر لٹکا دیا گیا۔ اور ڈاکو کا سولی پر ہی انتقال ہو گیا۔ ابھی اس کی لاش سولی پر ہی تھی کہ اس طرف سے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ کا گزر ہوا۔ لاش کو سولی پر دیکھ کر آپ لرز گئے۔ اور اس کے لئے دعائے مغفرت فرمانے لگے کہ اے رحمٰن ورحیم! اس شخص نے اپنے کئے کی سزا دنیا میں ہی پالی ہے تو غفور رحیم ہے اگر اس کی خطا معاف فرمادے اور دارین میں اسے عزت بخش دے تو تیرے بخشش کے خزانوں میں کمی نہیں ہو سکتی۔ یکایک ایک غیبی آواز جس کو سارے شہر والوں نے سنا کہ جو کوئی اس سولی والے شخص کی نماز جنازہ پڑھے گا وہ آخرت میں بڑے رتبے پائے گا۔

اس غیبی آواز کے سنتے ہی تمام شہر کے لوگ جمع ہو گئے اور ہاتھوں ہاتھ اسے سولی سے اتارا اور بخوبی غسل و کفن دے کر نماز جنازہ پڑھی اور دفن کر دیا۔ رات کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور وہ ڈاکو نمازیوں کے ساتھ وہاں شاندار لباس پہنے ہوئے موجود ہے اس سے پوچھا کہ اتنی عظیم دولت تجھے کس طرح ملی؟ اس نے جواب دیا کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا اللہ رب العزت نے قبول فرمائی اور میری بخشش فرمادی۔

(۲) حضرت کے ماموں شہر کے حاکم تھے ایک روز ان کا گزر جنگل میں ہوا۔ وہاں پر حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے ہوئے روٹی تناول فرمارہے تھے۔ اور قریب ہی بیٹھے ہوئے ایک کتے کو بھی روٹی کھلا رہے تھے۔ آپ کے ماموں نے کہا کہ کتے کے قریب کیوں روٹی کھا رہے ہو آپ نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ ایک پرندہ ہوا میں اڑ رہا ہے اس کو آواز دی۔ پرندہ حکم پاتے ہی نیچے اتر آیا اور آکر آپ کے ہاتھ پر بیٹھ گیا۔ مگر شرم کی وجہ سے اپنا منہ اور اپنی آنکھیں اپنے پروں سے چھپالیں۔ حضرت نے فرمایا کہ دیکھو جو شخص خدائے تعالیٰ سے شرم رکھتا ہے ہر چیز اس سے شرم رکھتی ہے۔ آپ کے ماموں نے یہ شان دیکھی تو بہت شرمندہ ہوئے۔

(۳) حضرت ایک روز ایک جماعت کے ساتھ کہیں جارہے تھے کہ دریائے دجلہ کے کنارے نوجوانوں کی ایک جماعت کو دیکھا جو فسق و فجور میں مبتلا تھے آپ کے ساتھیوں نے کہا کہ

نے کہا کہ حضور ان کے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام بد معاشوں کو غرق کر دے تاکہ اس کی نحوست پھیلنے نہ پائے۔ حضرت نے فرمایا کہ تم سب اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ۔ میں دعا کرتا ہوں اور تم لوگ صرف آمین کہنا۔ چنانچہ سبھوں نے ہاتھ اٹھائے اور آپ نے دعا کی "الٰہی جس طرح تو نے ان لوگوں کو اس دنیا میں عیش و عشرت سے نوازا اسی طرح اس جہان میں بھی عیش و عشرت عطا فرما" آپ کی اس دعا پر آپ کے ساتھیوں کو تعجب ہوا اور وجہ دریافت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا "تم لوگ ذرا دیر ٹھہرو میرا مقصد ابھی ظاہر ہو جائے گا۔"

چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد اس جماعت کی نظر جونہی حضرت پر پڑی تو ان لوگوں نے اپنے باجے گاجے کو توڑ دیا اور شراب کو پھینک دیا اور زار و قطار رونے لگے اور تمام لوگ آپ کے قدموں پر گر پڑے اور صدق دل سے تائب ہو گئے۔ حضرت نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ "دیکھ لیا تم لوگوں نے۔ یہی میری مراد تھی جو حاصل ہوئی۔ بغیر اس کے کہ یہ غرق ہوں یا ان لوگوں کو تکلیف پہنچے۔"

تجہیز و تکفین

منقول ہے کہ جب آپ کا وصال ہوا تو تمام اہل ادعیان نے دعویٰ کیا کہ ہم آپ کا جنازہ اٹھائیں گے۔ چنانچہ یہودی، ترسا، مسلمان سب آپ کے دعویدار تھے۔ آپ کے خادم نے کہا "حضرت نے مجھ سے وصیت فرمائی ہے کہ جو قوم میرا جنازہ زمین سے اٹھالے گی وہی قوم میری تجہیز و تکفین کرے گی۔ اس لئے سب سے پہلے یہودیوں نے کوشش کی لیکن جنازہ کو شدید کوشش کے باوجود نہ اٹھا سکے۔ پھر ترسا نے کوشش کی مگر وہ بھی ناکام رہے۔ آخر میں مسلمانوں نے جنازہ کو اٹھا لیا اور آپ کو دفن فرمایا۔

(مسالک السالکین)

سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ

آپ بھی اصحاب التکوین میں سے ہیں بعہ آپ ہی سید الطائفہ کے لقب سے مشہور ہیں۔

آپ کا ایک مرید جو بصرہ میں رہتا تھا اس کے دل میں ایک روز گناہ کا خیال پیدا ہوا۔ یہ خیال آتے ہی اس کا پورا چہرہ سیاہ ہو گیا۔ اور جب اپنی صورت کو آئینہ میں دیکھا تو بہت گھبرایا اور شرم و ندامت کی وجہ سے گھر سے باہر نکلنا بھی ترک کر دیا۔ الغرض تین روز کے بعد اس کے منہ کی سیاہی

کم ہوتے ہوتے بالکل دور ہو گئی۔ اور اس کا چہرہ پھر پہلے کی طرح روشن ہو گیا۔ اسی روز ایک شخص آیا اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا خط لایا۔ جب اس شخص نے خط پڑھا تو اس میں تحریر تھا کہ اپنے دل کو اپنے قابو میں رکھو اور بندگی کے دروازے پر ادب سے رہو اس لئے کہ آج مجھے تین دن و رات سے دھوبی کا کام کرنا پڑا کہ تمہارے منہ کی سیاہی دور ہو۔

تدبیر و تقدیر اور کن مکن کے شعبوں میں تدبیر کائنات بھی ہے ایسے ہی احیاء و امامت وغیرہ یہ سن کر کمالات انبیاء و اولیاء کے منکرین چیخ اٹھتے ہیں کہ پھر تو اللہ تعالیٰ کو اختیار نہ رہا۔ ہم کہتے ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شان ہے اور انبیاء و اولیاء کمالات میں سے ایک کمال، وہ بھی معمولی۔

کیونکہ تدبیر کائنات تو اس کے اختیارات تو فرمان خداوندی کے مطابق فرشتوں کو بھی حاصل ہیں۔ قرآن مجید میں ہے۔ فالمدبرات امرا۔ قسم ان فرشتوں کی کہ تمام کاروبار دنیا ان کی تدبیر سے ہے۔ دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں "قسم ان فرشتوں کی" "پھر ہر امر کی تدبیر کرتے ہیں (ترجمہ تھانوی صاحب ص ۹۳۱ شائع کردہ شیخ برکت علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور) جب تدبیر دنیا کے اختیارات خود اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے سپرد فرماتے ہیں تو لازم آئے گا یقیناً انبیاء و رسل علیہم السلام اور خصوصاً سید الانبیاء حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے کہیں زیادہ تدبیر کائنات کے اختیارات حاصل ہیں اور فرشتوں کو تدبیر دنیا کے اختیارات دینے سے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ خالی نہیں ہوتا تو حضرات انبیاء و رسل علیہم السلام یا سیدی حضور غوث پاک قدس سرہ کو تدبیر کائنات کے اختیارات دینے سے کس طرح اللہ تعالیٰ کا ہاتھ خالی ہو گیا۔ یا اس قادر مطلق کے دست قدرت میں کیوں کچھ نہ رہا۔ تو جیسے ملائکہ کرام کے لئے عطائے الٰہی ہے ایسے انبیاء و اولیاء کے لئے عطائے الٰہی تسلیم کر لیا جائے تو توحید میں کونسا فرق پڑتا ہے۔ لیکن عداوت و بغض کا علاج کون کرے۔

احیاء الموتیٰ ایسے ہی مردوں کو زندہ کرنا خدا تعالیٰ کی صفت ہے لیکن خود اللہ عزوجل اپنے پیارے نبی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام سے فرماتا ہے۔ **واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیرا باذنی وتبری الاکمہ والابرص باذنی واذ تخرج الموتیٰ باذنی۔** اور جب تو بناتا مٹی سے پرندے کی شکل میری

پروانگی سے پھر پھونک مارتا اس میں تو وہ ہو جاتی ہے پرندہ میری پروانگی سے اور تو اچھا کرتا ہے مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میری پروانگی سے۔ اور جب تو قبروں سے مردے زندہ نکالتا ہے میری پروانگی سے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ انی اخلق لکم من الطین کھیئتہ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ وابری الاکمہ والبرص واحی الموتی باذن اللہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم (الی قولہ) ورجل لکم بعض الذی حرم علیکم۔

ترجمہ۔ میں بناتا ہوں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی صورت پھر پھونکتا ہوں اس میں تو وہ ہو جاتی ہے پرند اللہ کی پروانگی سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور بجرے بدن کو اور میں زندہ کرتا ہوں مردے اللہ کی پروانگی سے اور میں تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے اور جو گھروں میں جمع رکھتے ہو۔ اور تاکہ حلال کردوں میں تمہارے لئے بعض چیزیں جو تم پر حرام تھیں۔ سبحان اللہ عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

(۱) خلق کرتا ہوں۔

(۲) شفا دیتا ہوں۔

(۳) مردے جلاتا ہوں۔

(۴) بعض حراموں کو حلال کرتا ہوں۔

فائدہ۔ یہ جملہ امور خدائی کام ہیں لیکن عیسیٰ علیہ السلام اپنے لئے فرمارہے ہیں جس سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو عطائے الٰہی ہے حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

مارنا مارنا اللہ تعالیٰ کی شان ہے خود فرماتا ہے۔ اللہ یتوفی الانفس۔ یعنی اللہ ہے کہ موت دیتا ہے جانوں کو مگر خود ہی فرماتا ہے ھل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم۔ فرماتا تمہیں موت دیتا ہے وہ مرگ کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے۔ نیز فرمایا توفتہ رسلنا۔ موت دی اسے ہمارے رسولوں نے۔ دیکھئے یہاں اللہ عزوجل خود قرآن عظیم میں فرمارہا ہے کہ موت فرشتہ دیتا ہے اور موت دی ہمارے رسولوں نے۔

(فائدہ) ان تینوں آیتوں کو غور سے پڑھ کر فیصلہ فرمایئے کہ اللہ فرماتا ہے نفسوں کو خود اللہ مارتا ہے پھر فرمایا ملک الموت مارتا ہے پھر فرمایا ملائکہ مارتے ہیں۔ اس میں بھی یہی کہا جائے گا

حقیقی مارنے والا اللہ ہے۔ ملک الموت اور ملائکہ کرام کا موت دینا اللہ کی عطا سے ہے تو یہی قائدہ یونہی مان لو کہ حقیقی کام اللہ کے ہیں انبیاء واولیاء کو اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔

مددگار ہونا

اللہ تعالیٰ کی شان ہے وہی حقیقی مددگار اور کارساز ہے۔ قرآن عظیم میں ہے مالھم من دونہ من ولی یعنی اللہ کے سوا کسی کا کوئی مددگار نہیں۔ نیز سورۃ فاتحہ میں فرمایا۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ اپنے کو مددگار فرماتا ہے لیکن خود ہی فرماتا ہے۔ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنو الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون۔ یعنی اے مسلمانو! تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ اپنے علاوہ رسول اور نیک بندوں کو بھی مدد فرمانے والا فرمارہا ہے اور فرماتا ہے۔ فان اللہ ھو مولہ وجبریل وصالح المومنین والملکتہ بعد ذالک ظہیر ط بے شک اللہ اپنے نبی کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک مسلمان اور اس کے بعد سب فرشتے مددپر ہیں۔ یہاں اللہ عزوجل نے سیدنا جبریل علیہ السلام اور نیک بندوں کو مددگار فرمایا۔

رزق دینا

حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کی شان ہے خود فرماتا ہے۔ قل من یرزقکم من السماء والارض الخ۔ اے نبی ان کافروں سے فرماؤ کون ہے جو تمہیں آسمان وزمین سے رزق دیتا ہے لیکن خود ہی اللہ فرماتا ہے۔ ولا تؤتوا السفھاء اموالکم التی جعل اللہ لکم قیاما وارزقوھم فیھا واکسوھم وقولو لھم قولاً معروفا۔ نادانوں کو اپنے مال کہ خدا نے تمہاری ٹیک بنائے ہیں نہ دو اور انہیں ان میں سے رزق دو اور کپڑے پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو۔ نیز فرماتا ہے۔ واذا حضر القسمتہ اولوالقربی والیتمٰی والمسٰکین فارزقوھم منہ وقولو لھم قولاً معروفا۔ جب ترکہ بانٹتے وقت قرابت والے اور یتیم اور مسکین آئیں تو انہیں ان میں سے رزق دو اور ان سے اچھی بات کہو۔ ان آیات میں خود اللہ تعالیٰ بندوں کو کہتا ہے تم رزق دو۔ حدیث شریف میں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من استعلمناہ علیٰ عمل فرزقناہ رزقاً۔ جسے ہم نے کسی کام پر مقرر کیا پس ہم نے اسے رزق دیا۔ (ابو داؤد الحاکم بسند صحیح عن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قاسم ہر نعمت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مزید فرماتے ہیں۔ اصبروا والبشرو افانی قد بارکت علی صاعکم ومدہ کم۔ صبر کرو اور شاد ہو کہ بے شک میں نے تمہارے رزق کے پیمانوں پر برکت دی ہے۔ (سندہ عن امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

تدبیر کرنا قرآن مجید میں ہے۔ ومن یدبر الامر فسیقولون اللہ فقل افلا تتقون ط اور کون تدبیر کرتا ہے کام کی اب کہہ دیں گے کہ اللہ تو فرما پھر ڈرتے کیوں نہیں۔

قرآن کریم کہتا ہے یہ صفت اللہ کی ہے کافر و مشرک تک اس کا اختصاص جانتے ہیں اگر ان سے پوچھو کہ کام کی تدبیر کرنے والا کون ہے تو اللہ ہی کو بتائیں گے لیکن خود ہی فرماتا ہے۔ فالمدبرات امرا ط قسم ان فرشتوں کی تمام کاروبار دنیا ان کی تدبیر سے ہے معالم التنزیل شریف میں ہے۔ قال ابن عباس هم الملئكة وكلوا باموو عرفهم الله تعالیٰ العمل بها قال عبدالرحمن بن سابط یدبر الامر فی الدنیا اربعته جبریل و میکائیل و ملك الموت و اسرافیل علیهم الصلوٰة والسلام فاما جبریل فوكل بالرياح والجنود واما میکائیل فوكل بالمطر والنبات واما ملك الموت فوكل بقبض الانفس واما اسرافيل فهو ينزل بالامر علیم. یعنی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مدبرات الامر ملائکہ ہیں کہ ان کاموں پر مقرر کئے گئے جن کی کاروائی اللہ عزوجل نے انہیں تعلیم فرمائی۔ عبدالرحمان بن سابط نے فرمایا دنیا میں چار فرشتے کاموں کی تدبیر کرتے ہیں۔ جبریل، میکائیل، عزرائیل، اسرافیل علیہم الصلوٰۃ والسلام جبرائیل تو ہواؤں پر اور لشکروں پر موکل ہیں کہ ہوائیں چلانا لشکروں کو فتح و شکست دینا ان کے تعلق میں ہے) اور میکائیل باران و روئیدگی پر مقرر ہیں کہ مینہ برساتے اور درخت اور گھاس کھیتی اگاتے ہیں اور عزرائیل قبض ارواح پر مسلط ہیں اور اسرافیل ان سب پر حکم لے کر اترتے ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام اجمعین۔ اللہ اکبر قرآن عظیم وہابیوں پر ایک سے ایک سخت آفت ڈالتا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ ہماری اس جامع تحقیق سے ثابت ہو گیا کہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوبوں کو اپنی صفات کا مظہر بنایا ہے اور وہ اپنے رب کے فضل و کرم سے اور عطاء سے زندہ کرنا، شفا دینا، رزق میں برکت دینا، اولاد دینا وغیرہ کے اختیارات رکھتے ہیں اور جو کمالات تمام انبیاء و رسل و ملائکہ و صحابہ اولیاء علیہم السلام و رضی اللہ عنہم و قدست اسرارھم میں ہیں۔ سارے جہاں کے سارے کمالات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہیں ۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں دارند تو تنہا داری ۔

اور بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

فائدہ۔ غور فرمایئے کہ قرآن مجید کی روشنی میں زندہ کرنے اور شفا دینے کی نسبت عیسیٰ علیہ السلام اور طرف اولاد دینے کی نسبت حضور علیہ السلام اور دیگر مسلمانوں کی طرف مارنے کی نسبت ملک الموت اور فرشتوں کی طرف مددگار ہونیکی نسبت رسول اور جبریل اور خواص مسلمانوں کی طرف ہے یا نہیں اگر کوئی کہے نہیں تو اس نے قرآن عظیم کو جھٹلایا اور اگر کہیں ہے تو یہ بتایا جائے کہ یہ حقیقی ہے یا مجازی ذاتی ہے یا عطائی؟ ''ماھو جوابکم فھو جوابنا'' جو تمہارا جواب وہی ہمارا جواب ہے

کرامت

دیوبندی حکیم الامت جناب مولوی اشرف علی تھانوی جمال الاولیاء ص ۲۲ پر لکھتے ہیں علامہ تاج الدین سبکی نے طبقات کبریٰ میں بیان کیا ہے..... شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی حکایت لکھی ہے کہ ''آپ نے گوشت کھالینے کے بعد مرغ کی ہڈیوں کو فرمایا اس خدا کی اجازت سے اٹھ کھڑی ہو جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ فرماتے ہیں تو مرغ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

بیماریوں سے تندرست کر دینا

جیسا کہ حضرت سقطی سریؒ سے ایک بزرگ کے قصہ میں روایت ہے جو ان سے ایک پہاڑ پر ملے تھے کہ وہ اپاہج اور اندھوں اور دوسرے بیماروں کو تندرست کر دیا کرتے اور جیسے کہ (شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ) سے روایت ہے کہ ایک مجبور محض فالج زدہ اندھے اور کوڑھی بچے کو فرمایا تاکہ خدا تعالیٰ کی اجازت سے کھڑا ہو جا۔ وہ اٹھ کھڑا ہو گیا اور اس کا کوئی مرض باقی نہ رہا۔

(جمال اولیاء ص ۲۴)

مردہ زندہ کرنے کے متعدد واقعات

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب جمال الاولیاء میں۔ علامہ تاج الدین سبکی نے طبقات کبریٰ میں بیان کیا ہے کہ کرامتوں کی بہت سی قسمیں ہیں۔

۱۔ مردوں کو زندہ کرنا اور دلیل میں ابو عبیدہ بصری کا قصہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایک جنگ میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ ان کی سواری کو زندہ فرمادیں اور حق تعالیٰ نے (اس کو ان کی دعا

سے) زندہ فرمایا تھا اور مفرج دیاینی کا قصہ ذکر کیا ہے۔ انہوں نے بھنے ہوئے پرندوں کے بچوں کو فرمایا تھا اڑ جاؤ تو وہ اڑ گئے تھے اور شیخ ابدال کا قصہ لکھا ہے کہ انہوں نے مری ہوئی بلی کو آواز دی تو وہ ان کے پاس آ گئی۔ شیخ ابو یوسف دھمانی کا واقعہ کہ آپ ایک مردہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی اجازت سے اٹھ تو وہ اٹھ کھڑا ہوا اور پھر عرصہ دراز تک زندہ رہا اور شیخ زین الدین فاروقی شافعی مدرّس شامیہ کا قصہ بھی لکھا ہے جس کے متعلق علامہ سبکی یہ کہتے ہیں کہ میں نے اس قصے کو ان کے صاحبزادہ اللہ تعالیٰ کے ولی کے شیخ فتح الدین یحییٰ سے سنا ہے اور ان کے گھر میں ایک چھوٹا سا چہ چھت سے گرا اور مر گیا تھا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ کر دیا۔ (جمال الاولیاء ص ۲۳)

ooo

دیوبندی فرقہ کا حال

شعر مذکور پر دیوبندیوں نے اعتراض کیا تھا کر فتویٰ جڑ دیا کہ یہ شعر شرکیہ ہے ہم ذیل میں چند شواہد دیوبندیوں کے اکابر پیش کر کے پوچھتے ہیں کیا مضامین شرک ہیں یا نہ یاد رہے کہ ہم نے انبیاء ورسل علیہم السلام کو اتنا ہی مانا ہے جتنا قرآن وحدیث کے روشن دلائل اور واضح شواہد سے ثابت ہے لیکن وہابیہ دیابنہ کی عادت ہے کہ وہ محبوبان خدا ومقبولان بارگاہ کے خداداد فضائل وکمالات کے گھٹانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں اور پھر حیرت انگیز بات کی ہے کہ جو اختیارات یہ لوگ حضور نبی اکرم رسول محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا سیدنا غوث اعظم قدس سرہ کے ماننے کے لئے تیار نہیں وہ اپنے مولویوں میں بدرجہ اتم مانتے ہیں اور اس کو ایمان واسلام جانتے ہیں۔ مثلاً یہی کہ زندہ کرنا، مارنا، شفا دینا وغیرہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں کسی قیمت پر کسی عنوان کو ماننے کو تیار نہیں۔ ذاتی اور عطائی، حقیقی اور مجازی اختیارات کی تفریق تسلیم کرنے کو تیار نہیں لیکن جہاں ان کے اپنے خودساختہ قطب عالم رشید احمد گنگوہی کا نام آگیا فوراً پکار اٹھیں گے۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم

(مرثیہ گنگوہی ص ۳۶) یعنی اے ابن مریم عیسیٰ علیہ السلام آپ نے تو ایک ہی کام کیا کہ مردوں کو زندہ کیا لیکن ہمارے قطب عالم نے ڈبل کام کیا مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے نہ دیا۔ یہ ہے دیوبندیوں کے قطب عالم کا عقل وادراک سے وراکام کہ مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے نہ دیا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ جب گنگوہی صاحب نے کسی کو مرنے ہی نہ دیا تو مردوں کو زندہ کیسے کر دیا۔ زندہ تو وہ ہوتا ہے جو مر گیا ہو لیکن جب گنگوہی نے کسی کو مرنے ہی نہ دیا تو زندہ کس کو کر دیا گیا اور وہ خود اور ان کی زندگی میں مولوی قاسم نانوتوی صاحب بانی مدرسہ دیوبند کیسے مر گئے؟ اس فلسفہ کو اگر گنگوہی صاحب اپنے آپ کو بھی نہ مرنے دیتے تو وہی سمجھاتے۔ اس عقدہ کا حل وہابیوں، دیوبندیوں کے بس کا روگ نہیں۔ البتہ وہ اتنا ضرور بتا سکتے ہیں کہ مردوں کو زندہ کرنا اور زندوں کو مرنے نہ دینا کن ممکن کے اختیارات سے بھی دو ہاتھ آگے ہے یا نہیں؟

اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیار سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رزق دینا تو خالص سو فی صد شرک ہے لیکن دیوبندی قطب گنگوہی صاحب کی قدرت

اور اختیار کا یہ عالم ہے کہ کوئی چھوٹا موٹا دیوبندی نہیں بلکہ شیخ الہند مولوی محمود الحسن دیوبندی کہتے ہیں۔

خدا ان کا مرلی وہ مرلی تھے خلائق کے
میرے مولا میرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی

فائدہ۔ مرلی یا تو پالنے والے کو کہتے ہیں یا سرپرست کو اگر پہلا مراد معنی لیا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ خدا تعالٰی نے صرف اور صرف مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو پالا اور مولوی رشید گنگوہی صاحب نے ساری خلقت کو پالا کیوں خلائق جمع خلق کی ہے۔ جس میں جن وانس اور فرشتے چرند و پرند سب داخل ہیں گویا سب کا رزق۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فراہم کرتے تھے اور اگر دوسرے معنی مراد لیے جائیں تو مطلب یہ ہوگا کہ صرف مولوی رشید احمد کا سرپرست خدا تعالٰی ہے اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی پوری خلقت کے سرپرست ہیں جن میں انبیاء ورسل، ملائکہ، جن وانس وغیرہ سبھی شامل ہیں۔ (معاذاللہ)

نیز دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے ترجمہ قرآن شائع کردہ شیخ برکت علی اینڈ سنز لاہور کے ص ۲ پر (الحمد الله رب العالمین) کا ترجمہ یوں کیا ہے۔ "سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مرلی ہیں ہر ہر عالم کے۔ گویا اللہ تعالٰی مرلی پالنے والا ہر ہر عالم کا اور دیوبندی قطب عالم مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مرلی خلائق۔ خلائق جمع ہے خلق کی یعنی پوری خلقت کے پالنے والے بغیر رزق کے کوئی کس طرح پل سکتا ہے تو مطلب یہ ہوا کہ پوری خلقت کو رزق دینے والے جناب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی یہ سو فیصد خالص شرک نہیں تو اور کیا ہے۔

شفا دینا یہ بھی دیوبندی حضرات اپنے مولویوں کے دست قدرت میں ہی نہیں بلکہ ان کی قبر کی مٹی میں بھی شفا مانتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

"مولوی معین الدین صاحب حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی استاد مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے وہ حضرت مولانا کی ایک کرامت جو بعد وفات واقع ہوئی بیان فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ ہمارے نانوتہ میں جاڑا بخار کی بہت کثرت ہوئی۔

سو جو شخص مولانا کی قبر سے مٹی لے جا کر باندھ لیتا اسے ہی آرام ہو جاتا۔ بس اس کثرت سے مٹی لے گئے کہ جب بھی قبر پر مٹی ڈلواؤں تب ہی ختم کئی مرتبہ ڈال چکا۔ پریشان ہو کر ایک دفعہ مولانا کی قبر پر جا کر کہا (یہ صاحبزادے بہت تیز مزاج تھے) آپ کی تو کرامت ہو گئی اور ہماری مصیبت ہو گئی۔ یاد رکھو کہ اگر اب کے کوئی اچھا ہوا تو ہم مٹی نہ ڈالیں گے ایسے ہی پڑے رہیو۔ لوگ جوتا پہنے تمہارے اوپر ایسے ہی چلیں گے بس اسی دن سے پھر کسی کو آرام نہ ہوا۔ جیسے شہرت آرام کی ہوئی تھی ویسے ہی یہ شہرت ہو گئی کہ اب آرام نہیں ہوتا پھر لوگوں نے مٹی لے جانا بند کر دیا۔"

(ارواح ثلاثہ ص ۲۷۵ حکایت ۳۲۶) تمام دیوبندی علماء مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کو حکم الامت مانتے ہیں۔ بتایا جائے ان حکیم الامت صاحب سے کسی کو شفا حاصل ہوئی یا نہیں اگر نہیں تو پھر حکیم کیسا؟ اگر شفا ہوئی تو ان میں خدائی قدرت ماننا شرک ہے یا نہیں؟

ہمارا سوال۔ بتایئے کہ زندہ کرنا، مارنا، رزق دینا، شفا دینا یہ سب اختیار تو دیوبندی مولویوں کے قبضہ میں ہیں۔ انہوں نے عطائی یا مجازی کی اوٹ بھی نہیں لی۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے دست تصرف میں کیا باقی رہا۔ کیا یہ بات دیوبندی اپنے اکابر سے پوچھ کر بتا سکتا ہے؟ یا معاذاللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یا سیدنا غوث پاک قدس سرہ کو اختیار فرمانے سے ہی اللہ تعالیٰ بے اختیار ہو جاتا ہے اور اس کے دست تصرف میں کچھ نہیں رہتا۔ اعلحضرت قدس سرہ نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان ارفع میں یہ کہہ دیا۔

ان کا حکم جہاں میں نافذ
قبضہ کل پر رکھاتے یہ ہیں!
قادر کل کے نائب اکبر
کن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں

دیوبندی شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب اپنے مربی خلائق مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے حکم کی عظمت اور کن مکن کے اختیار کی قدرت یوں بیان کرتے ہیں۔

نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا
ان کا جو حکم تھا، تھا سیف قضائے مبرم

(مرثیہ گنگوہی ص ۲۵ شائع کردہ مکتبہ رحیمیہ دیوبند۔ یوپی)

سرکار اعلحضرت محدث بریلوی علیہ الرحمتہ نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں عرض کیا۔ ع ان کا حکم جہاں میں نافذ۔ تو قیامت ٹوٹ پڑی لیکن دیوبندی شیخ الہند مولوی محمود الحسن بڑے ہی وثوق واعتماد اور یقین کامل کے ساتھ جنون اور انتہائی مبالغہ کی کیفیت میں مکرر مکرر کہہ رہے ہیں۔

نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا
ان کا جو حکم تھا، سیف قضائے مبرم

قضائے مبرم کا معنی ہے نہ ٹلنے والا حکم اور سیف بمعنی تلوار۔ یعنی مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا حکم نہ ٹلنے والے حکم کی تلوار کا تھا۔ بتایئے مولوی محمود الحسن صاحب کن فیکون کے اختیار سے کتنا آگے بڑھے جا رہے ہیں اگر یہی شعر سیدنا اعلحضرت بریلوی علیہ الرحمتہ اپنے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان ارفع میں کہہ دیتے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تو ایسا ہے کہ۔

نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا
ان کا جو حکم تھا سیف قضائے مبرم

تو شرک کدہ دیوبند سے شرک کے ہزاروں فتاویٰ جاری ہو جاتے لیکن مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مر گئے اور مولوی محمود الحسن صاحب نے مرثیہ لکھا اور ایسے اشعار لکھے جو سراسر بقول ان کے شرکیہ ہیں لیکن کسی نے فتویٰ صادر نہ فرمایا۔

○ ○ ○

سوالات و جوابات

تمہید۔ مخالفین کے سوالات سے پہلے یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ان کی عادت ہے کہ سطحی طور پر عامیانہ طریقہ سے سوال کر دینا جس سے بے علم و جاہل عام آدمی جلد متاثر ہو جائے حالانکہ اصولی لحاظ سے حقیقت میں سوال ہوتا ہی نہیں یا کبھی مسئلہ کے مختلف اطوار میں سے کسی ایک طریقہ کو لے کر سوال کر دینا جو در حقیقت ہم بھی اس کے خلاف ہوتے ہیں لیکن وہ چونکہ توضیح طلب مسئلہ ہوتا ہے اسی لئے توضیح کے بعد مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ اب پڑھیے ان کے سوالات۔

سوال۔ تکوین تو اللہ تعالیٰ کی حقیقی صفت ہے تو پھر یہ صفت انبیاء اولیاء کے لئے ماننا شرک نہیں تو اور کیا ہے۔ چنانچہ سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔

تکوین یکے از صفات حقیقیہ واجب الوجود است تعالیٰ و تقدس اشاعرہ تکوین را از صفات اضافیہ مے دانند و قدرت و ارادہ را در ایجاد عالم کافی مے انگارند و حق آنست کہ تکوین صفت حقیقیہ علیحدہ است اور قدرت واردات

ترجمہ۔ "واجب الوجود (اللہ) کی حقیقی صفات میں سے تکوین ایک صفت ہے اشاعرہ (ایک گروہ) تکوین کو اضافی صفات میں سے جانتے ہیں اور قدرت و ارادہ عالم کی پیدا کرنے میں کافی جانتے ہیں سچی بات یہ ہے کہ قدرت و ارادہ کے علاوہ تکوین ایک علیحدہ حقیقی صفت ہے۔"

(جواب) مذکورہ بالا عبارت میں یہ کہیں مذکور نہیں کہ بعطاء الٰہی کسی کو بھی تکوین کے مجازی اختیار بھی حاصل نہیں اگر ذاتی و عطائی حقیقی و مجازی کا فرق ملحوظ نہ رکھا گیا تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے حکم الٰہی مردے جلانا۔ شفا دینا وغیرہ سے اس کی مطابقت کیسے ہو سکے گی اور عیسیٰ علیہ السلام کو خداوند تعالیٰ کی طرف سے تکوین کے حاصل اختیار کا انکار کر کے قرآن مجید کا (معاذ اللہ) انکار کرنا پڑے گا کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا مٹی کے پرندے بنانا اور پھونک مار کر اللہ کے حکم سے اڑانا ثابت ہے۔ ہماری اس بات کا ثبوت حدیث شریف میں ہے۔

۲۔ امام بخاری نے کیا خوب لکھا ہے۔ "ماجاء فی تخلیق السموت والارض و غیرھا

من الخلائق وهو فعل الرب تبارک و تعالی و امرہ فالرب بصفاته وفعله وامرہ وهو الخالق هو المکون غیر مخلوق وما کان بفعله وامرہ وتخلیقه و تکوینه فهو مفعول مخلوق و مکون۔" (صحیح بخاری جلد ۹ ص ۱۲۵)

تکوین ہے جس کو جو ملا وہ مفعول ہے مخلوق ہے اس کی تکوین ہوئی ہے وہ خود صاحب تکوین نہیں مکون حقیقی صرف خدا ہے۔

(فائدہ) بخاری شریف کی حدیث پاک کس شد و مد کے ساتھ ہمارے موقف کی تائید کر رہی ہے۔ مثلاً خدا کے فعل امر اور تکوین ہے جس کو جو ملا وہ مفعول ہے مخلوق ہے اس میں عطا کا ذکر ہے اور ترجمہ میں یہ الفاظ واضح طور پر موجود ہیں کہ "مکون حقیقی صرف خدا ہے" اس میں کس کو انکار ہے مکون حقیقی بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہے اس میں مجازی کی نفی نہیں حقیقی کی نفی ہے اور دونوں کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنا جہالت و لاعلمی ہے۔

(سوال) شرح فقہ اکبر ص ۱۲۴ میں ہے التکوین قدیم والمتعلق به هو المکون وهو حادث یعنی جس کی تکوین ہوئی وہ حادث ہے مخلوق ہے لیکن تکوین کی صفت خود قدیم ہے۔ کسی کی شان تکوین کا خود اقرار کرنا اسے قدیم اور خدا ماننا ہے۔

فالصفات الازلیة عندنا ثمانیة (شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص ۲۵)

تو صفات ازلیہ ہمارے نزدیک کل آٹھ ہیں۔ اس عبارت سے ثابت ہوا کہ تکوین اللہ کی ازلی اور قدیم صفت ہے تو پھر اسے انبیاء اولیاء کے لئے کیسے مانا جا سکتا ہے۔

(جواب) پہلے سوال اور اس میں کوئی خاص فرق نہیں ہم نے پہلے بھی کہا ہے کہ اللہ کی صفات ازلیہ قدیمہ ہیں اس میں کسی کو شک نہیں لیکن وہی صفات اللہ نے اپنے بندوں کے لئے بھی خود بتائے مثلاً وہ سمیع، بصیر، خبیر، علیم ہے تو یہ صفات قرآن مجید میں انبیاء، اولیاء، بلکہ عام انسانوں کے لئے وارد ہیں۔ بلکہ یوں سمجھو کہ اللہ کی صفات ازلیہ مثلاً ارادہ، علم، قدرت وغیرہ وغیرہ۔ یہ صفات بندوں میں ہیں تو کیا یہ صفات غیر اللہ کے لئے ماننے سے شرک ہے۔ نہیں ہے تو کیوں۔ جب عام انسانوں کے لئے صفات الٰہیہ ماننا شرک نہیں تو انبیاء، اولیاء کے لئے ماننا شرک کیوں ہو گیا۔ وہی قاعدہ ماننا پڑے گا کہ یہ صفات اللہ کی ذاتی ہیں اور اولیاء انبیاء کے لئے عطائی۔

۴۔ حضرت شیخ سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ المفوضه فهم القائلون

ان اللہ فوض تدبیر الخلق الی الائمۃ وان اللہ اقدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خلق العالم و تدبیرہ۔ (غنیۃ الطالبین ص ۲۲۱)

(ترجمہ) مفوضہ وہ فرقہ ہے جس کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تدبیر امور خلق ائمہ (شیعہ) کو سپرد کردیے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق عالم کی بھی قدرت عطا کردی ہے۔

(فائدہ) اس سے ثابت ہوا کہ بریلویوں کا یہ عقیدہ شیعہ سے حاصل کردہ ہے۔

(جواب) ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ مفوضہ کا ہے کہ وہ دنیا کو پیدا کرنے اور تدبیر۔ کائنات کے (مستقل حقیقی) اختیارات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آئمہ کرام کو مانتے تھے تو اس میں مفوضہ کے عقائد باطلہ کا رد ہے جو عالم کی خلقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آئمہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ہم اہلسنت کا یہ عقیدہ نہیں کہ ساری دنیا و عالم کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یا آئمہ نے پیدا فرمایا ہے اور اس میں تدبیر کی جو نفی ہے وہ حقیقی تدبیر کی نفی ہے ورنہ شیخ سیدنا عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول قرآن مجید کی اس آیت سے مختلف ہوگا۔ فالمدبرات امرا۔ قسم ان فرشتوں کی کہ تمام کاروبار دنیا ان کی تدبیر سے ہے۔ لہٰذا یہ ممکن نہیں کہ سرکار غوث پاک قدس سرہ کا مبارک قول قرآن مجید سے مختلف ہو لہٰذا ماننا پڑے گا کہ یہاں تدبیر کی جو نفی ہے وہ حقیقی کی نفی ہے۔

سوال۔ شرح مواقف میں ہے۔ المفوضۃ قالوا ان اللہ فوض خلق الدنیا الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ مفوضہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے دنیا کی پیدائش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سونپ دی ہے۔

(جواب) ظاہر ہے کہ یہ مفوضہ کا رد ہے وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ دنیا کی پیدائش حضور سیدنا صلی اللہ علیہ وسلم کو سونپ دی گئی حالانکہ ہم اہلسنت کا یہ عقیدہ نہیں کہ ساری دنیا کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا فرمایا ہے۔ ہماری صفائی خود دیوبندی اکابر واصاغر دینے کو تیار ہو سکتے ہیں کیونکہ ہمارے میں کوئی بھی ایسا نہیں جو حضور علیہ السلام کو خالق مانتا ہے ویسے بہتان تراشی و الزام بازی سے کون کسی کو روک سکتا ہے۔ اپنے اکابر کے عقائد سے سر مو نہیں ہٹتے ہمارے عقیدہ کا حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

حضرت امام ابو حنیفہ نے حضرت امام جعفر صادق سے پوچھا۔ ھل فوض اللہ الامر الی

عبادہ. کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے کام اپنے بندوں کو سونپ رکھے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اجل من اتفویض الربوبیۃ الی العباد۔

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ اس سے بالا ہے کہ اپنی ربوبیت اپنے بندوں کے سپرد فرمائے۔ (مکتوب خواجہ معصوم ص ۳ ن ۸۳۔ واللہ اعلم بالصواب

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲۳ محرم ۱۴۱۲ھ
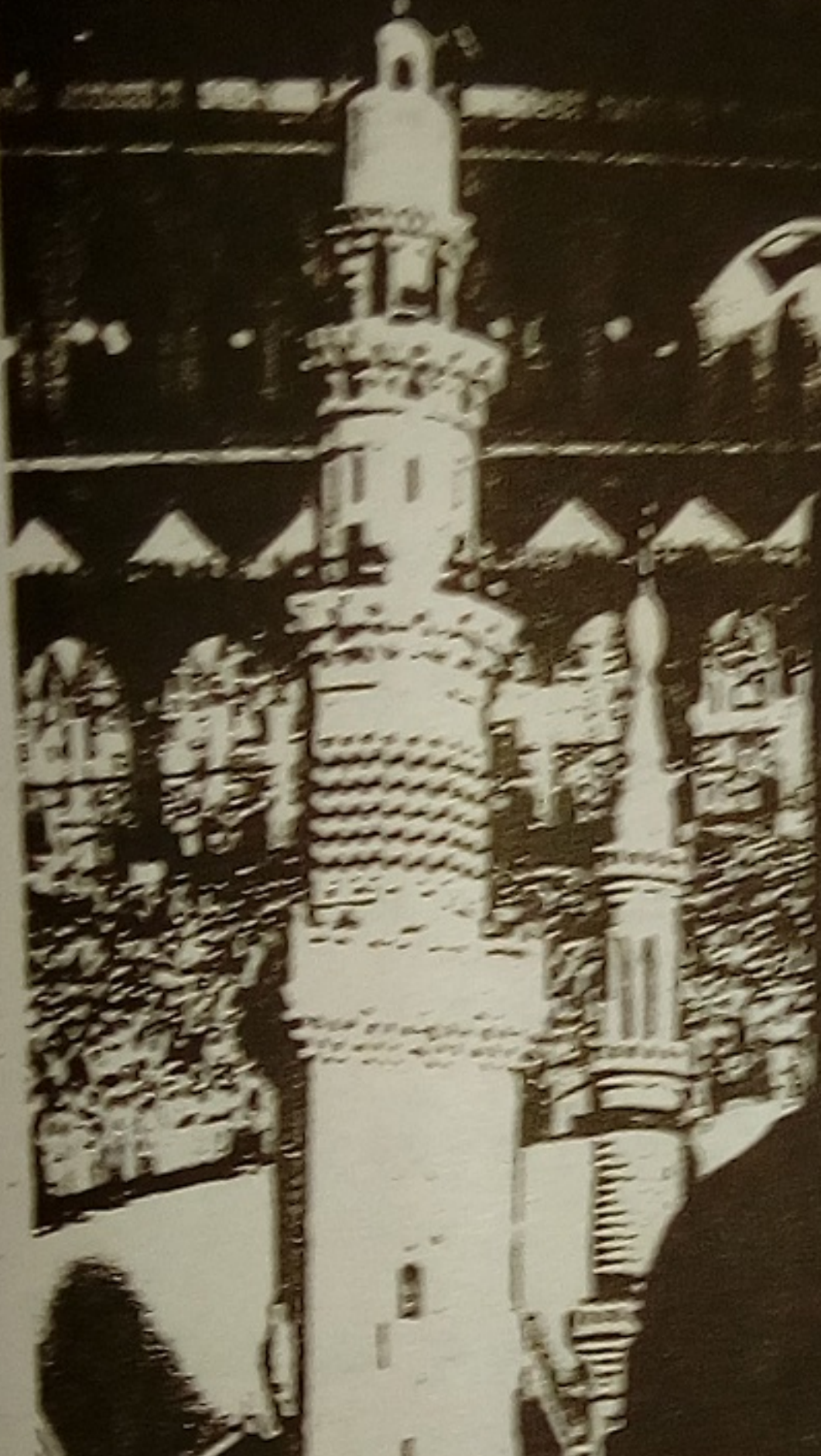
ooo

کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو
کعبے کا کعبہ
مفتی حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی
مکتبہ اویسیہ رضویہ (سیرانی روڈ) بہاولپور پاکستان

کُن کی کُنجی

تصنیف: ملک التحریر مناظر اسلام، رئیس الفتاواہ

مفتی حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی، بہاولپور

مکتبہ اویسیہ رضویہ (سیرانی روڈ) بہاولپور پاکستان

منجانب: [illegible] کھارادر کراچی فون [illegible]

طباعت: داتا پرنٹرز فون: ۲۶۲۶۳۰۰

تصنیف: ملک التحریر، مناظرِ اسلام، رئیس الفتاواہ
مفتی حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی بہاولپور

مکتبہ اویسیہ رضویہ (سیرانی روڈ) بہاولپور پاکستان

منجانب: محمد شاہ بخاری ٹرسٹ کھارادر کراچی فون ۲۰۲۲۲۳ / ۲۰۵۹۵

طباعت: داتا پرنٹرز لاہور۔ ۳۶۳۶۳۰